وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝ (سورۃ الجن:16)

رسالۂ خانوادیہ

دیکھ چودہ طبق ہیں مکاں میں عرش و کرسی قلم اس جگہ میں
خانوادے ہیں چودہ کو پانا چار پیروں کو کیسے منانا
(پیرؒ صاحب حیدرآبادیؒ)

جمع وترتیب

خاک پائے پیر خلیلؒ نبیرہ حضرت پیرؒ
مولوی سید سراج قادری الامیری (مولوی، عالم، جامعہ نظامیہ)

ناشر

پیرؒ صاحب اکیڈیمی، قادری چمن، کولار، کرناٹک۔

نام کتاب : رسالۂ خانوادیہ

جمع وترتیب : خاک پائے پیر خلیلؒ نبیرہ حضرت پیرؒ مولوی سید سراج قادری الامیری (مولوی، عالم، جامعہ نظامیہ)

طبع اول : صفر المظفر ۱۴۳۶ھ/ڈسمبر ۲۰۱۴ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار (1000)

قیمت : **20** روپئے

ناشر : پیرؒ صاحب اکیڈیمی، قادری چمن، کولار، کرناٹک۔

کمپوزنگ : **MS-DTP-CENTRE** (Tolichowki, Hyderabad)
Email: msdtpcentre@gmail.com | **Ph:** +91 **9700 4044 10**

ملنے کے پتے :

(1) پیرصاحب اکیڈمی، قادری چمن، اپکنٹا سکٹو، پوسٹ کولار، کرناٹک۔
فون نمبر: 0984530058

(2) خانقاہ شفیعؒ نزد مسجد والا جاہ، آصف نگر، حیدرآباد۔
فون نمبر: 09059080262 / 08978635342

(3) محمد عمر شاہ قادری (بارہ بنکوی) رکھیال روڈ، احمد آباد، گجرات۔
فون نمبر: 09376622796

(4) سید اکبر علی شاہ قادری، کنیرٹور، چنائی ارکٹ، بریانی، ٹاملناڈو۔
فون نمبر: 09444532249

فہرست مضامین

اسمائے مضامین	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس کوشش کو اپنے دادا پیرؒ عارف لاہوتی سالک جبروتی عارف بے باک' امیر کاروانِ ولایت' امیر المشائخ عارف باللہ عاشق قدیر اللہ حضرت **پیرؒ سید امیر شاہ قادریؒ** المعروف (پیرؒ صاحب حیدرآبادیؒ) کے نام معنون کرتا ہوں جن کی ایک نگاہ کرم اغیار کو اپنا کر لیتی ہے۔

خاک پائے پیر خلیل نبیرۂ حضرت پیرؒ

مولوی سید سراج قادری الامیری

(مولوی' عالم' جامعہ نظامیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آله واصحابه اجمعین. اما بعد:

لاکھ شکر و احسان شیخ المتقدمین و متاخرین غوث الثقلین قطب الکونین آلِ حسنین نجیب الطریفین سید الاولیاء محبوب سبحانی ابو محمد میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ و دادا سرکار سراج العاشقین عارف باللہ عاشقِ رسول اللہ حضرت پیر سید امیر شاہ قادری و حضرت پیر سید رحمٰن شاہ قادری و حضرت پیر سید علی شاہ قادری رحمہم اللہ اور بالخصوص غیاث المریدین رفیق المشائخ حضرت پیر سید غوث علی شاہ قادری المعروف رفیق صاحب سجادہ نشین و فرزند پیر سید محمد شاہ قادری المعروف جہانگیر صاحب کی کرم نوازی کا اور تمام مشائقین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا جن کی روحانی امداد ہر دم و قدم پر شامل حال ہے۔

خاکسار تو اہلِ طریقت کا ادنیٰ سا طالب علم ہے' یہ میرے پیر کامل برہان المعارفت نبیرۂ حضرت پیر رح لقتِ جگر رحمٰن رح نورِ نگاہ شفیع رح حضرت پیر سید ابراھیم شاہ قادری المعروف خلیل باوا صاحب مدظلہٗ العالی کی بندہ پروری ہے جنہوں نے مجھ جیسے ناقص العقل کو اپنے دامن آغوش میں پناہ عطا کر کے اپنے علوم باطنی و فیوض ربانی و اسرار مخفی کی لازوال دولت سے مالا مال کیا' جس کا ثمرہ کتاب ھذا ''رسالۂ خانوادیہ'' جو قارئین کے پیش نظر ہے۔

''چار پیر چودہ خانوادے'' زبان زد خاص و عام ہے' بالخصوص مشائخ کرام کے خانوادوں میں تو یہ نام کافی شائع و ذائع ہے لیکن جہاں تک ان خانوادوں کے نام' ان سلاسلِ طریقت کے پیروں کے نام اور ان سلاسلِ طریقت کی تفصیل سے واقفیت کا تعلق ہے تو الا ماشاء اللہ بہت ہی کم حضرات اس سے واقف ہیں' رسالۂ خانوادیہ میں' میں نے سلاسلِ طریقت کے پیروں کو اور ان کے خانوادوں کو بحسن و خوبی بیان فرما دیا۔

خاک پائے پیر خلیل نبیرۂ حضرت پیر رح مولوی سید سراج قادری الامیری

❀❀❀

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

الحمد لله علی نبیه والصلوۃ علی حبیبه وعلی آله و اصحابه اجمعین.

اما بعد:

ذات باری تعالیٰ نے جو خرقہ' سید المرسلین خاتم النبین' شفیع المذنبین' رحمۃ للعالمین امام الاولین والآخرین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا ہے وہی خرقہ خلافت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین تک پہنچا اس عظیم الشان سلسلہ کو جاری رکھتے حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے گیارہ (11) حضرات کو خرقہ خلافت سے نوازہ انہی مقدس ہستیوں میں سے چار پیر مقرر ہوئے انہی جاری پیروں سے چودہ مبارک خانوادے وجود میں آئے' اکثر بزرگوں نے اس موضوع پر رشحات قلم چھوڑ ے ہیں' لیکن صاحب کتاب ہذا نے نہایت دلنشین انداز و اسلوب میں اس موضوع پر قلم اٹھا کر حق ادا فرمایا ہے' ذات باری تعالیٰ سے اس تصنیف سے وابستگان سلاسل طریقت کو حقیقی استفادکی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین والحمد لله رب العٰلمین.

خاک پائے پیر

محمد عمر شاہ قادری

(عمر بارہ بنکوی' احمد آبادی)

❀❀❀

کلام پیرؔ

کھلا ہے در محمد کا جو آئے جس کا جی چاہے
نہ آئے تو جہنم میں وہ جائے جس کا جی چاہے

یہ فیض عام ہے کلمہ نبی کا دونوں عالم میں
ذرا دل سے تو پڑھ کر آزمائے جس کا جی چاہے

ازل سے تا ابد تک کلمہ طیب کے سوا کیا ہے
وہی مہر نبوت ہے جو پائے جس کا جی چاہے

کھلے ہیں آج میخانے وہ جو عشق محمد کے
مئے وحدت ہے یہ پی کر پچائے جس کا جی چاہے

ازل سے روشنی ہے دونوں عالم میں محمد سے
وہ شمع نور کی دل میں جلائے جس کا جی چاہے

نہیں دیکھا یہاں تو پھر وہاں دیکھے گا جا کر کیا
یہاں پہچان کر ان کو منائے جس کا جی چاہے

جمال یار کو پاکر وصال یار ہوجانا
وہی دو تار ہیں خود ہی بجائے جس کا جی چاہے

الست بربکم قالو بلیٰ جو کہہ کے آئے تھے
یہ وہ بارِ امانت ہے جو پائے جس کا جی چاہے

مٹادیں گے اگر چاہے تو کتبے دونوں عالم کے
محمدؐ کے گھرانے کو مٹائے جس کا جی چاہے

اگر اللہ کو پایا تو وہ کافر ہوا بے شک
رسالت چھوڑ کر دوزخ میں جائے جس کا جی چاہے

قدیرؔ اللہ ترے دیوانے کیا آزاد ہوتے ہیں
جہاں چاہے وہاں کعبہ بنائے جس کا جی چاہے

پیالہ کلمہ طیب کا یہاں تم پیرؔ سے پی کر
انا الحق کی صدا ہر دم سنائے جس کا جی چاہے

(حضرت پیرؔ سید امیر شاہ قادری المعروف پیرؔ صاحب حیدرآبادی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم ارزقنا شفاعة المصطفیٰ و شفیع المصطفیٰ و امانة المصطفیٰ و ایمان المصطفیٰ وادرات المصطفیٰ واخلاص المصطفیٰ صلی الله علی خیر خلقه محمد و اٰلهِ وصحبه اجمعین.

کل نفس ذوق شوق ہادی یدا کن سینہ صفا کن
اے طالب پردہ آنکھ سے اُٹھا اور دیکھ

﴿شریعت کے چار پیر﴾

(1) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوحنیفہ، لقب امام اعظم اور نام نعمان بن ثابت ہے، آپ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، ائمہ اربعہ میں آپ پہلے امام مشہور ہیں، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے آپ کو شرف صحبت حاصل ہے، سات صحابہ کرام کی زیارت سے بھی آپ مشرف ہوئے ہیں، اور استاد علم حضرت فضیل بن عیاض، ابراہیم بن ادھم، بشر حافی اور داؤد طائی وغیرہ رحمہم اللہ اور صاحبین (حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ) آپ کے ارشد تلامذہ سے ہیں، صاحب کشف المحجوب نے ان ہر دو اماموں کے حق میں لکھا ہے کہ یہ اماموں کے امام و پیشوا ہیں اور اہل سنت والجماعت کے مقتداء، فقہا علماء کے لئے شرف و عزت کا باعث ہیں۔

آپ کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۵۰ھ میں اور بغداد کے قبرستان خیزران میں مدفون ہوئے۔

(2) حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبداللہ، نام مالک بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہے، علوم دینیہ میں آپ ائمہ اربعہ میں سے دوسرے امام ہیں، آپ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے استاد ہیں، آپ کی ولادت شریف ۹۵ھ یا ۹۴ھ یا ۹۷ھ میں ہوئی، اور وفات ربیع الثانی ۱۷۹ھ میں ہوئی، آپ کا مزارِ مبارک جنت البقیع غرقد میں بنا ہوا ہے۔

(3) حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبداللہ، لقب شافعی اور اسم گرامی محمد بن ادریس ہے، آپ قبیلہ قریش سے ہیں، آپ کا سلسلۂ نسب آٹھویں پشت میں جا کر باپ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت عبدالمطلب سے جا ملتا ہے۔

آپ کی ولادت شریف ایک قول کے مطابق مقام غرہ میں اور دوسرے قول کے مطابق مقام عقلان میں یا مقام منیٰ میں ۱۵۰ھ میں ہوئی، آپ کی وفات جمعہ کہ دن آخر ماہ رجب ۲۰۴ھ میں ہوئی، مزار مقدس مضافات مصر میں واقع ہے۔

(4) حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابومحمد اور ابوعبداللہ ہے، اسم گرامی محمد بن محمد بن حنبل ہے، ائمہ اربعہ میں آپ چوتھے امام ہیں، آپ امام شافعی رحمۃ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

آپ کی ولادت شریف ۱۶۴ھ میں مقام بغداد میں ہوئی، آپ کی عمر ۷۹ سال تھی، آپ کی وفات ۱۲/ربیع الاول جمعہ کے دن بوقت چاشت ۲۴۱ھ میں بغداد میں ہوئی، آپ کی مزار بھی بغداد شریف میں واقع ہے۔

﴿طریقت کے چار پیر﴾

(1) امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابومحمد لقب نقی اور سیّد اسم گرامی حسن ہے، سلسلۂ نسب اس طرح ہے حسن بن علی ابی طالب رضی اللہ عنہما، بارہ اماموں میں سے آپ دوسرے امام ہیں، آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہجرت کے تیسرے سال رمضان کے مہینہ میں ہوئی، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کا نام ایک ریشمی رومال پر لکھ کر آنحضرت صلی اللہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، روایت ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے، خاص کر سینہ مبارک سے سر مبارک تک، آپ کی عمر شریف ۴۸ سال تھی، مدت خلافت 6 ماہ، آپ کی وفات ۱۱/ربیع الاول ۵۰ھ کو ہوئی، مزار مقدس جنت البقیع میں ہے۔

(2) امیر المومنین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو عبد اللہ' لقب شہید اور سید اسم گرامی حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما ہے' آپ بارہ اماموں میں تیسرے امام ہے' آپ کی ولادت ہجرت کے چوتھے سال ۴ر شعبان بروز سہ شنبہ مدینہ منورہ میں ہوئی ' کہتے ہیں کہ آپ کی مدت حمل 6 ماہ تھی' چھ ماہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہا ہے بجز آپ کے اور حضرت یحییٰ بن ذکریا علیہ السلام کے۔

امام حسن علیہ السلام کی ولادت اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے امام حسین علیہ السلام کے ساتھ حلوق کے مابین صرف ۵۰ دن کا وقفہ تھا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسین رکھا' آپ ایسے حسین وخوبصورت تھے کہ جب تاریکی میں آپ موجود ہوتے تو آپ کی روشن پیشانی اور چہرہ انور کی درخشانی کی روشنی میں لوگ رستہ چلتے اور تاریکی کافور ہو جاتی۔

آپ کی عمر شریف ۵۷ سال وار ۵ مہینہ تھی' آپ کی شہادت عشرہ محرم کے وقت مقامِ کربلا میں ۶۱ ھ میں ہوئی۔

(3) کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ: آپ کا نام کُمیل تھا اور آپ کے والد کا زیاد' آپ کی ولادت ملک یمن میں ہوئی' آپ کا خاندان یمن سے ہجرت کر کے کوفہ آ گیا تھا' آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کئی جنگوں میں شامل ہوئے ہیں' آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خاص خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔

آپ کی وفات ۸۱ ھ میں ہوئی اور آپ کا مزار مبارک نجف میں ہے۔

(4) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو سعید ہے اور آپ جوہری تھے' جواہر کی تجارت آپ کا پیشہ تھا اس لئے آپ کو حسن لُولُوی بھی کہتے ہیں' آپ کا شمار اکابر تابعین میں ہوتا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور 130 صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو آپ نے دیکھا ہے' کہتے ہیں کہ آپ کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلاموں میں سے تھیں۔

آپ کی ولادت ۲۱ ھ میں ہوئی' آپ کی عمر شریف ۸۹ سال ہے' اور وفات ۵ر رجب ۱۱۰ ھ میں ہوئی' آپ کی مزارِ شریف بصرہ کے متصل' قدیم بصرہ میں (جو پہلے آباد تھا اور آج بھی آباد ہے) واقع ہے۔

﴿حقیقت کے چار پیر﴾

(1) حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام: حضرت آدم علیہ السلام تمام نسلِ آدم کے باپ ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کی تخلیق عرش پر فرمائی اور کچھ دن جنت میں رکھ کر زمین پر اتار دیا' آپ زمین پر پہلے نبی ہیں اور آپ خلیفۃ اللہ ہیں۔

(2) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام: حضرت ابراہیم علیہ السلام' خلیل اللہ ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ پر آگ ٹھنڈی کر دی تھی' اور آپ پر 20 کتابیں نازل فرمائی ہیں۔

(3) حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام: حضرت موسیٰ علیہ السلام' کلیم اللہ ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ پر چار مشہور کتابوں میں سے ایک کتاب 'توریت' نازل فرمائی۔

(4) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین اور تمام انبیاء علیہ السلام کے امام ہیں' اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کے نور کو پیدا فرمایا' اور سب سے آخر آپ ہی کو مبعوث فرمایا اسی لئے آپ خاتم النبین اور امام الانبیاء ہوئے' اللہ تعالیٰ نے آپ پر سب سے مشہور کتاب قرآن مجید (جو تمام کتابوں میں افضل اور آخری کتاب ہے) نازل فرمائی۔

﴿معرفت کے چار پیر﴾

(1) حضرت امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ: آپ کی کنیت ابو بکر' صدیق اکبر اور عتیق ہیں' آپ کا اسم گرامی عبد اللہ ہے' سلسلۂ نسب اس طرح ہے: عبد اللہ بن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔

آپ کی ولادت واقعہ فیل کے دوسال چار مہینہ بعد ہوئی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن ہی مسندِ خلافت پر فائز ہوئے، آپ کی مدت خلافت دو سال اور تین ماہ تھی، آپ کی وفات ہجرت کے تیرھویں سال پیر کے دن بوقت شام ہوئی، اور دوسری روایت میں منگل کی شب کو اور ایک قول کے مطابق جمعہ کے دن ۲۱ یا ۲۳ جمادی الثانی کو ہوئی، آپ کا مزارِ مبارک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس میں ہے۔

(2) امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوحفص اور لقب فاروق اعظم اور اسم شریف عمر ہے، سلسلۂ نسب اس طرح ہے: عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب القرشی۔

آپ کی ولادت واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد ہوئی، ہجرت کے تیرہ سال بعد ۲۳/ جمادی الثانی کو سہ شنبہ کے دن مسندِ خلافت پر بیٹھے، آپ کی مدت خلافت دس سال اور آٹھ ماہ رہی۔ (نفائس الفنون)

آپ کی شہادت ۲۳ھ ماہ محرم اتوار کی شب کو ہوئی اور ایک روایت کے مطابق ۲۳/ ذی الحجہ چہارشنبہ کو آپ زخمی ہوئے اور جمعرات کے دن ۲۸/ ذی الحجہ کو آپ کی شہادت ہوئی۔

(3) امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعمر ابولیلیٰ اور ابوعبداللہ ہیں، لقب آپ کا ذوالنورین ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگر آپ کے حبالۂ عقد میں آئیں، کہتے ہیں کہ یہ دولت کسی انسان کے حصہ میں نہیں آئی کہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں کسی کے عقد میں رہی ہوں، یہ شرف صرف حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔

آپ کا اسم گرامی عثمان ہے، سلسلۂ نسب اس طرح ہے: عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف۔

آپ کی ولادت شریف واقعہ فیل سے 6 سال بعد ہوئی، اور آپ نے ہجرت سے ۳۵ یا ۳۶ سال بعد جمعہ کے دن ۱۳/ ذی الحجہ کو مدینہ منورہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

(4) امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ: آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب ہے اور لقب مرتضیٰ اور اسد اللہ ہے، اسم گرامی علی ہے، سلسلۂ نسب اس طرح ہے: علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے گیارہ سال بعد خانہ کعبہ میں آپ کی ولادت ہوئی، آپ کی وفات ۴۰ھ، ۲۱/ رمضان پیر کے دن ہوئی اور بعض روایات میں جمعہ کے دن ۱۷/ رمضان، اور بعض روایات میں ۲۳/ رمضان کا بھی ذکر ملتا ہے، آپ کی عمر شریف ۶۳ یا ۶۵ سال تھی۔

﴿تن کے چار پیر﴾

(1) حضرت جبرائیل علیہ السلام: حضرت جبرائیل علیہ السلام جو پیغمبروں کے پاس وحی لایا کرتے تھے۔

(2) حضرت میکائیل علیہ السلام: حضرت میکائیل علیہ السلام جو مینہ برسانے اور مخلوق کو روزی پہنچانے پر مامور ہیں۔

(3) حضرت اسرافیل علیہ السلام: حضرت اسرافیل علیہ السلام جو صور لئے کھڑے ہیں، قیامت کے دن پھونکیں گے۔

(4) حضرت عزرائیل علیہ السلام: حضرت عزرائیل علیہ السلام جو ہر جاندار کی روح نکالنے پر مقرر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خرقہ پہنچایا، اول: خرقہ خلافت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنچا، دوم: خرقہ خلافت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے

دستِ اطہر سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا‘ سوم: خرقہ خلافت حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے دستِ مقدس سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پہنچا‘ چہارم: خرقہ خلافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ بابرکت سے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو پہنچا۔

پھر خرقہ خلافت حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے گیارہ (11) حضرات کو پہنچا‘ ان کے نام حسب ذیل ہیں:

(1) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ (2) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
(3) حضرت کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ (4) حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
(5) حضرت عبدالازل امین الدین شامی رضی اللہ عنہ
(6) حضرت شاہ زبیر بن واحد رضی اللہ عنہ (7) حضرت عبداللہ علمبردار رضی اللہ عنہ
(8) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (9) حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ
(10) حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ (11) محمد ابوالقاسم رضی اللہ عنہ

اور بعض روایتوں میں گیارہ (11) کی جگہ ساترہ (17) حضرات بھی کہے جاتے ہیں‘ ان حضرات میں سے چار (4) پیر مقرر ہوئے۔

(1) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ (2) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
(3) حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ (4) حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

اور ملک ’روم‘ کے مشائخ لکھتے ہیں:

(1) خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ (2) حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
(3) حضرت خواجہ سری سقطی رضی اللہ عنہ (4) حضرت خواجہ عبداللہ مکائی رضی اللہ عنہ

ملک کے پارس کے مشائخ لکھتے ہیں:

(1) حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ (2) حضرت خواجہ سرسقطی رضی اللہ عنہ
(3) حضرت خواجہ عبداللہ مکائی رضی اللہ عنہ (4) حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ

ان کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دستِ مبارک سے خرقہ خلافت پہنچا ہے۔

اے طالب! ہفت گروہ کا بیان سنو اور یاد رکھو

اوّل گروہ: حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے نکلا
دوّم گروہ: حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ سے نکلا
سوّم گروہ: حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے نکلا
چہارم گروہ: حضرت قلندر بادشاہ رضی اللہ عنہ سے نکلا
عبداللہ علمبردار کے تئیں مولا علی رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے خرقہ خلافت کا
پنجم گروہ: حضرت خواجہ سری سقطی رضی اللہ عنہ سے نکلا
ششم گروہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نکلا
ہفتم گروہ: حضرت محمود بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نکلا‘ جو کہ نقشبندیہ گروہ مشہور ہے۔

اے طالب! پردہ آنکھ سے اٹھا اور دیکھ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے جن مقدس ہستیوں کو خرقہ خلافت سے نوازہ تھا اُنہیں مقدس ہستیوں میں سے چار پیر مقرر ہوئے‘ اور اُنہیں چار پیروں سے چودہ (14) مبارک خانوادے وجود میں آئے اور وہ 14 خانوادے یہ ہیں:

(1) خانوادۂ حبیبیہ (2) خانوادۂ طیفوریہ (3) خانوادۂ کرخیہ
(4) خانوادۂ سقطیہ (5) خانوادۂ جنیدیہ (6) خانوادۂ گازورنیہ
(7) خانوادۂ طرطوسیہ (8) خانوادۂ سہروردیہ (9) خانوادۂ فردوسیہ
(10) خانوادۂ زیدیہ (11) خانوادۂ عیاضیہ (12) خانوادۂ ادہمیہ
(13) خانوادۂ ہبیریہ (14) خانوادۂ چشتیہ

ان خانوادوں میں سے 9 قادریہ کے اور 5 چشتیہ کے مشہور ہیں۔

سلسلۂ قادریہ کے 9 خانوادوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(1) خانوادۂ حبیبیہ: یہ خانوادہ خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے، آپ کی کنیت ابومحمد تھی اور آپ کا نام حبیب عجمی تھا اور آپ ملک فارس کے رہنے والے تھے، آپ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم المرتبت خلیفہ تھے اور اکثر مشائخ کے حلقہ سے آپ نے استفادہ کیا، جو کوئی ان سے ارادت رکھتے تھے وہ اپنی تمام نسبتوں کو چھوڑ کر ان کی طرف خود کو منسوب کر لیتا تھا، اور اسی طرح یہ خانوادہ ظہور پذیر ہوا، آپ کے خلیفہ میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ صدیق گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ قتال رحمۃ اللہ علیہ شمار ہوتے ہیں، اسی طرح یہ حضرات حبیبی کہلائے۔

آپ کی وفات ۱۵۶ھ میں ہوئی، آپ کا مزارِ مبارک بصرہ میں ہے۔

(2) خانوادۂ طیوریہ: یہ خانوادہ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پیوست ہے، آپ کا نام طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان تھا، آپ کا لقب سلطان العارفین اور آپ اصل میں بسطام کے رہنے والے تھے اسی وجہ سے آپ بسطامی کہلاتے ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے ایک سو تیرہ (113) مشائخ کو پایا ہے اور بارہ سال تک حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمتِ بابرکت میں رہے اور انہیں سے خلافت پائی، سید شریف جرجانی اور دیگر ارباب سیر نے فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہراً حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے صحبت حاصل نہیں اور باطناً بحسب روحانیت ان سے تربیت پائی ہے، پس دونوں حالتوں میں وہ مقبول ہیں۔

لطائف اشرفی میں لکھا ہے کہ انہیں حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خرقہ خلافت نصیب ہوئی، الغرض جب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے سلوک کو طے کر لیا اور مسندِ ارشاد پر متمکن ہوئے تو حضرت شیخ مسعود خرقہ شکر پارہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شاہ محمود خرقہ ہزار میخی مہندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ابراہیم خرقہ خشت پارہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ احمد

زندانہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ، ان پانچوں حضرات نے آپ سے شرفِ خلافت حاصل کی اسی طرح وہ طیفوری کہلائے، حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۱۵ رشعبان ۲۶۱ھ میں ہوئی اور دوسری راویت میں ۲۳۴ھ کا ذکر ملتا ہے، آپ کی وفات کی یہ دونوں تاریخیں معتبر کتابوں میں سے نقل کی گئی ہیں جو قدیم اور مستند اور مشہور ہیں، اور آپ کا مزارِ مبارک بسطام میں ہے۔

(3) خانوادۂ کرخیہ: یہ خانوادہ حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ قدمائے مشائخ میں سے ہیں ان کی کنیت ابوالمحفوظ ہے اور ان کے والد محترم کا نام فیروز تھا بعد میں آپ حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر مسلمان ہوئے اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کئی سال حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کے حجرۂ خاص کے دربان رہے اور انہیں سے تربیت پائی اور صدق دل سے خدمت ہی کے سبب اس بلند مقام تک پہنچے کہ حضرت امام نے خلافت سے مشرف فرمایا، حضرت امام کی اجازت کے بموجب بغداد کے ایک موضع کرخ میں مسند ارشاد اور تربیت مریدین کے لئے متمکن ہوئے، بروایت دیگر آپ نے خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خلافت حاصل کی ہے، آپ نے حضرت خواجہ ابوالحسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو شرفیہ خلافت سے نوازہ تھا، اسی طرح وہ کرخی کہلائے گئے، آپ کی وفات ۲ رمحرم ۲۰۰ھ کو ہوئی، اور آپ کا مزار بغداد شریف میں ہے۔

(4) خانوادۂ سقطیہ: یہ خانوادہ حضرت ابوالحسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے، آپ کی کنیت ابوالحسن تھی، حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے، تجرید، ریاضت اور مجاہدہ میں کثرت کرتے اور عالم فانی کی جانب نگاہ نہ کرتے، آپ کا فرمان ہے کہ مردوہ ہے جو بازار میں بھی حق کے ذکر میں مشغول رہے، سیر و سلوک کے بعد مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔

آپ سے حضرت سید الطائفہ خواجہ قاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ محمود رحمۃ اللہ علیہ نے شرفہ خلافت حاصل کی اسی طرح وہ سقطی کہلائے گئے، آپ کی وفات ۳/رمضان ۲۵۰ھ میں ہوئی، آپ کی مزارِ شریف بغداد میں ہے۔

(5) خانوادۂ جنیدیہ: یہ خانوادہ سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے، آپ کا نام جنید تھا، آپ کی کنیت ابوالقاسم اور لقب سید الطائفہ و طاؤس العلماء وقواریری و زجاج اور حزاز تھا، اور آپ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے، منقول ہے کہ ایک روز ایک بزرگ نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کیا پیر سے مرید کامل ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جیسا کہ ہم سے جنید، اس مقام پر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کمال ولایت کا اندازہ ہوتا ہے اور بالاتفاق وہ مشائخ عظام کے مقتداء وپیشوا تھے۔

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی حضرات کو خلافت سے نوازہ تھا جن میں حضرت شیخ ممشاد علوی دینوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبد اللہ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بوعلی رودباری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ محی الدین منصوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ علی وفاقہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت محمود رومی رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں، اسی طرح وہ جنیدی کہلائے گئے، آپ کی وفات شنبہ کے دن ۲۷/رجب ۲۹۷ھ میں ہوئی اور ایک دوسرے قول کے مطابق آپ کی وفات ۲۹۹ھ میں ہوئی، صاحب 'سفینۃ الاولیاء' لکھتے ہیں کہ پہلا قول زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

(6) خانوادۂ گازورنیہ: یہ خانوادہ حضرت خواجہ ابواسحاق گازورنی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے، آپ کا نام ابراہیم اور کنیت ابواسحاق تھی، آپ کے والد کا نام شہریار گازورنی تھا، اور یہی گازورون تھے، حضرت عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے، حضرت خواجہ عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہم نے تمہیں دین و دنیا دی پس تم علم کو پھیلاؤ، پس عبد اللہ

خفیف رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف اور ان کی صوری ومعنوی کمالات کو حضرت خواجہ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اکثر کتابوں میں لکھا ہے یہاں بخوفِ طوالت اس کی گنجائش نہیں، الغرض وہ حضرت خواجہ عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے اور حضرت خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور وہ سید الطائفہ جنیدی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے، جب کثیر خلق حضرت خواجہ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئی اور کمالِ شوق سے خود کو ان کی جانب منسوب کرلیا اسی طرح وہ گازرونی کہلائے گئے۔

(7) خانوادۂ طرطوسیہ: یہ خانوادہ شیخ ابوالفرح یوسف طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے، آپ کا نام یوسف اور آپ کی کنیت ابوالفرح تھی اور آپ کی اصل طرطوس سے ہے، آپ حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے اور وہ حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے اور وہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے، حضرت شیخ ابوالفرح یوسف طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ خواجہ ابوالحسن علی القریش الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ کو اور وہ حضرت شیخ العارفین ابوسعید مبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ کو اور وہ حضرت غوث الاعظم محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنائے، اسی طرح یہ تینوں طرطوسی کہلائے گئے۔

(8) خانوادۂ سہرودیہ: یہ خانوادہ شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب ہے، آپ کا نام عبد القاہر ہے، لقب ضیاالدین، آپ کا سلسلۂ نسب بارہ واسطوں سے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے، اور آپ شیخ وجیہ الدین ابوحفیض رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے اور چار واسطوں سے حضرت شیخ محترم کی رسائی سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تک ہے اور حضرت ابونجیب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خرقہ خلافت حاصل ہے اور حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کی رسائی سید الطائفہ رحمۃ اللہ علیہ تک پانچ واسطوں سے ہے اور یہ دونوں مقبول ہیں، آپ کو شیخ عبد

القادر جیلانی رحمۃ اللہ کی صحبت بابرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی تھی‘ حضرت ضیاء الدین ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو اور وہ حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا خلیفہ بنائے‘ اسی طرح سے سب سہروردی کہلائے گئے‘ آپ کی وفات شنبہ کی شب کو ۱۲/ رجمادالثانی ۵۶۳ ھ کو ہوئی‘ آپ کا مزار مبارک بغداد شریف میں ہے۔

(9) خانوادۂ فردوسیہ: یہ خانوادہ حضرت شیخ نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے‘ آپ کی کنیت ابوالجناب ہے یہ کنیت آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عطا فرمائی تھی‘ نام احمد بن عمر الجوقی ہے‘ اور لقب نجم الدین کبریٰ ہے‘ کبریٰ اس وجہ سے آپ کو کہتے ہیں کہ عنفوان شباب میں جب آپ تحصیل علم میں مشغول تھے جس کسی سے مناظرہ یا مباحثہ کرتے اس پر غالب آتے اس سبب سے آپ کو طامتہ الکبریٰ کہنے لگے‘ استعمال سے لفظ طامتہ حذف ہو کر صرف کبریٰ باقی رہ گیا‘ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ سے شرفہ خلافت حاصل کی تھی حضرت عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم اصحاب میں سے تھے‘ آپ کی نظرِ کیمیاء کے اثر سے آپ کے مرید بڑے کامل اور عالم ہوئے‘ اور بڑے بڑے مدارج پر فائز ہوئے جن میں بہت سے مشہور و معروف ہیں: حضرت شیخ امجد الدین بغدادی‘ حضرت شیخ سعد الدین حموی‘ بابا کمال جخندی‘ حضرت شیخ رضی الدین علی لالا‘ حضرت شیخ سیف الدین ماخرزی‘ حضرت شیخ نجم الدین رازی‘ حضرت شیخ جمال الدین کیلی وغیرہ‘

بعض نے مولانا شیخ بہاؤالدین ولد مولانا جلال الدین رومی کو بھی ان میں شمار کیا ہے‘ اسی طرح وہ فردوسی کہلائے گئے‘ آپ کی وفات ۱۰/ رجمادی الاول ۶۱۸ ھ کو ہوئی۔

سلسلۂ چشتیہ کے 5 خانوادوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(1) خانوادۂ زیدیہ: یہ خانوادہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے‘ آپ کے آباو اجداد بصرہ کے قدیمی باشندے تھے‘ اور خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ تھے اور خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ کی تربیت میں بھی آپ رہے اور خرقہ خلافت حاصل کیا‘ راہِ سلوک کو طے کرنے کے بعد مسند ارشاد پر متمکن ہوئے‘ جب آپ کا وقتِ آخر پہنچا تو وہ خرقہ خلافت جو آپ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پایا تھا اسے حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرما دیا۔

اور حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ کے خرقہ خلافت کو ابو یعقوب اشوسی کو عطا فرما دیا ہے اور وہ سلسلہ دو بزرگوں میں جاری ہوا ہے‘ اسی طرح وہ زیدی کہلائے گئے‘ آپ کی وفات ۱۷۷ھ میں ہوئی۔

(2) خانوادۂ عیاضیہ: یہ خانوادہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے‘ آپ کی کنیت ابوعلی اصل وطن کوفہ تھا‘ بعض روایت میں آپ کا اصل وطن خراسان ہے جو مرد کے نواح میں ایک مقام ہے‘ ولادت سمرقند میں ہوئی اور نشو نما باور میں ہوئی‘ ایک دوسری روایت میں آپ کو بخاری الاصل بتایا گیا ہے‘ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید کے مرید اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگردِ رشید ہیں‘ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ‘ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ‘ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر تھے معارف و حقائق میں یکتا روزگار تھے‘ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دو خلیفہ بنائے‘ حضرت شاہ محمود رحمۃ اللہ علیہ جن سے سلسلہ جاری نہیں ہوا‘ اور حضرت سلطان ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ ان سے سلسلہ جاری ہوا‘ اسی طرح وہ عیاضی کہلائے گئے‘ آپ کی وفات ماہ محرم میں ۱۸۷ھ میں ہوئی‘ آپ کا مزارِ مبارک مکہ شریف میں مزارت معلیٰ میں واقع ہے۔

(3) خانوادۂ ادہمیہ: یہ خانوادہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے، آپ کی کنیت ابواسحٰق اور والد کا نام ادہم بن سلیمان بن منصور بلخی ہے، آپ شاہی خاندان سے ہیں، ابتداء میں بلخ کے بادشاہ تھے، اور خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو تین بزرگوں سے خرقہ خلافت حاصل ہے، اول حضرت خضر علیہ السلام کی تربیت اور ان کے ساتھ عرصہ دراز تک رہے اور ان کے ہاتھوں سے خرقہ حاصل کیا، اس کے بعد حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت اور صحبت بافیض رہنے سے ان سے بھی خرقہ خلافت حاصل ہے، بعد ازاں امام محمد باقر بن زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت بابرکت میں آپ نے سلوک کی راہ کو حاصل کیا اور خلافت کی بدولت امام جلیل بنے، حضرت سلطان ابراھیم بن ادھم بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے دو خلیفہ بنائے اول شاہ حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ، دوسرے خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خلیفہ بنایا یعنی حضرت خواجہ شیخ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح وہ ادہمی کہلائے گئے۔

حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۱۶/ جمادی الاول ۱۶۲ھ کو ہوئی، آپ کا مزارِ مبارک جبلہ شام میں ہے اور ایک روایت میں بغداد میں بتایا گیا ہے، لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

(4) خانوادۂ ہبیریہ: یہ خانوادہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے، اور آپ حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی کے مرید وخلیفہ تھے اور وہ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے، حضرت خواجہ شیخ ہبیرۃ البصریٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ سعود رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ ممشادعلوی دینوری رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے نوازہ تھا اسی طرح وہ ہبیری کہلائے گئے، آپ کی وفات ۱۸/شوال کو ہوئی، اور آپ کا سنہ وفات معلوم نہیں۔

(5) خانوادۂ چشتیہ: یہ خانوادہ حضرت خواجہ ممشادعلوی دینوری رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت رکھتا ہے، اور وہ خواجہ ہبیرۃ البصری کے مرید وخلیفہ تھے اور وہ خواجہ حذیفۃ المرعشی کے مرید وخلیفہ تھے اور وہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے اور جو نعمتیں اور امانتیں خواجہ ابراھیم بن ادہم

رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت خضر علیہ السلام، حضرت امام محمد باقر بن زین العابدین بن امام حسین اور حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنھم کی خدمتوں سے ملی تھیں اس کو انہوں نے اپنی آخر حیات میں حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی کو عطا فرمادیا اور اس وقت سے لے کر اب تک یہ امانت بطریق صحیح اس خانوادہ میں معمول ہے۔

خواجگانِ چشت طلب بہشت کا خطاب جن حضرات نے پایا ان کے نام یہ ہیں:

(1) حضرت خواجہ ابواسحٰق چشتی رحمۃ اللہ علیہ
(2) حضرت خواجہ ابومحمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
(3) حضرت ابواحمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
(4) حضرت خواجہ نصیر الدین ابویوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
(5) حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ممشادعلوی دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ ابواسحٰق شامی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا خلیفہ بنایا اور وہ حضرت خواجہ ابواحمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو اور وہ حضرت خواجہ شیخ ابومحمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو اور وہ حضرت شیخ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو اور وہ حضرت شیخ شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ کو اور وہ حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کو اور وہ حضرت خواجہ خواجگاں شیخ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ کو، اس طرح سلسلۂ چشتیہ جاری ہوا۔

اس کتاب کے اختتام پر ہم بارگاہِ رب العزت میں دعا گو ہیں کہ اے باریٰ تعالیٰ اس ادنیٰ سی کوشش و کاوش کو اعزازِ قبولیت سے سرفراز فرما، اور جملہ قارئین کے قلوب کو اس کتاب کے مواد سے سرسبز وشاداب فرما اور اس کوشش کو میری نجات کا ذریعہ بنا، آمین

وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین. والحمد للہ رب العالمین.

❀❀❀